بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ — ۷ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش — ۴ شوال ۱۳۸۴ھ — ۷ فروری ۱۹۶۵ء — نمبر ۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۶ فروری بوقت ۹ بجے صبح

گزشتہ تین دنوں میں دن بھر تو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی لیکن شام کے وقت بے چینی کی تکلیف ہو جاتی رہی۔ کل شام بے چینی کچھ زیادہ تھی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچی خوشی اور خوشحالی دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے

دنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا

"ہر انسان کو ہر قسم کی کامیابی کے موقعہ پر ایک خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لہو۔ لعب۔ تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیاء خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں۔ یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں۔ ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے۔ مگر یاد رکھو یہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتیں بلکہ ان کے ساتھ دل لگاؤ گے تو سخت حرج ہوگا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آجاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

دنیا کی کامیابیاں ابتلاء سے خالی نہیں ہوتیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ[پ ۲۹] یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجائے تو زندہ ہی مر جاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے لیکن جہنمی زندگی اور موت دشوار ترین چیز ہے۔ سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہو کر اور بھی سعید ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اس کو ایک مزہ آتا ہے جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے اور دنیا کی کامیابی خداشناسی کا ایک بہانہ ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمیوں کے لئے یہ دنیوی کامیابیاں حقیقی کامیابی کا (جس کو اسلام کی اصطلاح میں فلاح کہتے ہیں) ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔"

(الحکم ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۶ فروری۔ کل مورخہ ۲ شوال ۱۳۸۴ھ کو یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْۤا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے قرآن مجید کے اس حکم پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ایک دوسرے کا مال دھوکہ اور فریب کے ذریعہ نہ کھاؤ۔ آپ نے باطل کے ذریعہ لوگوں کے مال کھانے کے مختلف طریقوں اور ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ لوگوں سے روپیہ قرض لے کر اسے ادا نہ کرنا بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جہاں ہم نے رمضان میں خدائی حکم کے ماتحت جائز اور حلال چیزوں سے پرہیز کر کے پرہیزگاری کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ وہاں ان ذرائع کو ترک کرنے میں جنہیں خدا تعالیٰ نے باطل قرار دیا ہے نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھائیں۔ کیونکہ ان کا ترک کرنا تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

رمضان کا مہینہ ہم سے خدائی حکم کے ماتحت جائز اور حلال چیزوں کو بھی ترک کرا کے ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ جب ہم خدائی حکم کی تعمیل میں جائز اور حلال چیزوں کو بھی ترک کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان چیزوں یا ان ذرائع کے قریب بھی نہ پھٹکیں جنہیں خدا نے سرے سے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ رفروری ۶۵ء

"تریاق القلوب"

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے روشنی پاکر اور قرآن و حدیث اور نہایت محکم عقلی - تجرباتی اور مشاہداتی دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام کا خدا ہی زندہ خدا ہے اسلام کا رسول ہی زندہ رسول ہے اور اسلام کی کتاب ہی زندہ کتاب ہے۔ آپ نے ثابت کیا ہے کہ آج دنیا میں سوا اسلام کے کوئی مذہب نہیں ہے جو زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ کتاب کو پیش کرتا ہو۔ تمام دیگر مذاہب جس خدا تعالیٰ پر ایمان لانا سکھاتے ہیں وہ آج اپنی زندگی کا کوئی ایسا ثبوت نہیں پیش کرتے جس سے ان کی ذات پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا نبی پیش کرتے ہیں جن کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان زندہ خدا تعالیٰ کو پاسکتا ہو جو اس سے ہمکلام ہوتا ہو۔ اور نہ کوئی ایسی کتاب پیش کرتے ہیں جس کے فرمودہ [illegible] پر چلنے سے ہم اللہ تعالیٰ سے اسی زندگی میں ملاقات کرسکتے ہوں بلکہ ان مذاہب پر ایک مُردنی چھائی ہوئی ہے وہ محض چند فرسودہ رسومات اور رواجات کا پلندہ بن کر رہ گئے ہوئے ہیں۔ ان کے ماننے والے محض ان رسومات و رواجات کو ادا کرنے ہی کو تمام خیر و خوبی خیال کرتے ہیں محض ان ظاہری رسومات و رواجات کے سوا ان کے پاس کوئی ایسا نسخہ نہیں ہے جس سے مُردہ روحیں زندہ ہوسکیں اور جس سے بیمار روحانی شفا حاصل کرسکیں۔

آپ نے ثابت کیا ہے کہ زندہ خدا زندہ رسولؐ اور زندہ کتاب والا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ اسلام ہی کی تعلیمات ہیں جن پر عمل کرکے آج بھی انسان اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوسکتا ہے۔ اور روحانی امراض سے شفا پاسکتا ہے۔ آپ نے یہ حقیقت محض منقولی اور معقولی دلائل سے واضح نہیں فرمائی بلکہ ایک سائنسدان کی طرح تجربہ اور مشاہدہ سے عملاً اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت فرمایا ہے اور ساری دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ ہمارے پاس آؤ ہم تم کو زندہ خدا سے ہمکلام ہونا دکھا اور سکھا سکتے ہیں

دینِ اسلام محض گزرے ہوئے معجزات کا مجموعہ نہیں ہے جن پر کوئی عقلمند اپنے دین کا انحصار نہیں رکھ سکتا بلکہ اسلام علیٰ وجہ البصیرت اپنی صداقت ثابت کرتا ہے۔ وہ اپنی صداقت کے ایسے ثبوت مہیا کرتا ہے جس طرح کا ثبوت ایک سائنسدان اپنے تجربہ گاہ میں مادہ حقائق کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذاہب کے لوگوں کو چیلنج کیا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں ثابت کرو۔ اپنی تصنیف منیف براہین احمدیہ میں ساری دنیا کو کھلا چیلنج دیا ہے کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں پانچویں حصہ تک بھی اپنی کتب کی سچائیاں پیش کرو تو انعام حاصل کرو مگر آج تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اور ان میں دلائل ساطع سے ثابت کیا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں کوئی دین اپنی صداقت پاسنگ کے برابر بھی ثابت نہیں کرسکتا۔ انہی کتب میں سے آپ کی تصنیف "تریاق القلوب" بھی ایک عظیم الشان تصنیف ہے جس میں آپ نے ثابت فرمایا ہے کہ زندہ مذہب کا نشان یہ ہے کہ:-

"ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں کہ جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسولؐ کے نائب ہوکر یہ ثابت کریں کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے فوت نہیں ہوا کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جائے جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنے روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو۔ اور عزّت اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ایسا بدیہی طور پر مقیم ہو اور خدائے ازلی ابدی حیّ و قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھا ہوا اس کا ایسے پُرزور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کامل محبت رکھنا اور اس کی کامل پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہو کہ پیروی کرنیوالا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے اور اپنے پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل کرکے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دُور کرے۔ اور مستعد لوگوں کو خدا کی ہستی پر وہ پختہ اور کامل اور درخشاں اور تاباں یقین بخشے جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جل جاتے ہیں۔ یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے۔ سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچّی تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرماکر ہم پر ثابت کردیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبیؐ فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ اللّٰھم صلّ علیہ و بارک وسلّم۔ انّ اللہ وملٰئکتہ یصلّون علی النّبیّ یاایّھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما۔

اب ہمیں کوئی جواب دے کہ روئے زمین پر یہ زندگی کس نبی کے لئے بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے؟ کیا حضرت موسیٰؑ کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا حضرت داؤدؑ کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے؟ ہرگز نہیں کیا راجہ رامچندر یا راجہ کرشن کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وید کے ان رشیوں کیلئے جن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انکے دلوں پر وید کا پرکاش ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ جسمانی زندگی کا ذکر بے سود ہے؟ اور حقیقی اور روحانی اور فیض رساں زندگی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی زندگی کے مشابہ ہوکر نور اور یقین کے کرشمے نازل کرتی ہو ورنہ جسمانی وجود کیساتھ ایک لمبی عُمر پانا اگر فرض بھی کرلیں۔ اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے تو کچھ بھی جائے فخر نہیں مصر کی بعض پُرانی عمارتیں ہزارہا برس سے چلی آتی ہیں اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں جن میں اُلّو بولتے ہیں اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پُرانے زمانہ کی آبادیاں ہیں اور اٹلی اور یونان میں بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصّہ لے سکتی ہیں جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے مقدس لوگوں کو حاصل ہوتی ہے"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

تریاق القلوب الشرکۃ الاسلامیہ نے معہ دیگر نہایت ضروری کتب مسیح موعود علیہ السلام کے حال ہی میں روحانی خزائن کے سلسلہ میں شائع کی ہے یہ اس سلسلہ کی پندرھویں جلد ہے۔ اس جلد میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں:-

(۱) مسیح ہندوستان میں (۲) ستارہ قیصرہ
(۳) تریاق القلوب (۴) تحفہ غزنویہ
(۵) روئداد جلسہ دعا۔

جرمنی میں تبلیغ اسلام

٭ تقاریر ٭ ملاقاتیں ٭ اشاعت لٹریچر ٭ چار افراد کا قبول حق

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی پر یورپ کے عیسائی حلقوں میں تشویش کا اظہار

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن جرمنی

عرصہ زیر رپورٹ (جون تا نومبر ۱۹۶۴ء) میں خدا کے فضل و کرم سے تبلیغ کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ ہماری حقیر مساعی کا مختصر خاکہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

پرچہ اسلام

پرچہ اسلام جو جولائی ۱۹۶۲ء سے باقاعدہ جرمن مشن سے شائع ہو رہا ہے اسلامی تعلیمات کو پھیلانے اور اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا سدباب کرنے میں نمایاں حصہ لے رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سے قیمتی مضامین اس میں شائع ہوئے۔ مثلاً چالیس جواہر پاروں کا جرمن ترجمہ۔ انسان کامل مصنفہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ "مسیح کشمیر میں" اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک قیمتی مضمون جو تفسیر سورہ فاتحہ پر مشتمل ہے۔ اول الذکر کتاب کا ترجمہ ہماری جرمن بہن مس جمیلہ کوپ من کی کاوش کا مرہون منت ہے۔ اور رسالہ اسلام میں باقساط شائع ہو رہا ہے۔ کتاب "انسان کامل" اس سے قبل ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ اور مسیح کشمیر میں چھ ہزار کی تعداد میں زیر طباعت ہے۔

تقاریر

اس عرصہ میں خاکسار کو متعدد تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ ۲۴ جون کو ہمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر سپولر (Spuler) کی دعوت پر اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر یونیورسٹی میں تقریر کی۔ جو حاضرین کے لئے کافی دلچسپی کا موجب بنی۔ تقریر کے بعد بہت سے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ تقریر کے خاتمہ پر پروفیسر کو سلسلے کا انگریزی اور جرمن لٹریچر دیا گیا۔

۲۹ ستمبر کو فرانکفورٹ مشن ہاؤس میں اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے لئے ہالینڈ کے مبلغ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کی طرف سے باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے گئے تقریر کے بعد حاضرین کی طرف سے کثرت سے سوالات کئے گئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ ۱۵ اکتوبر کو ہمارے فرانکفورٹ کے نوجوان نو مسلم احمدی دوست مسٹر محمود اسمٰعیل زولش کی ہمبرگ مشن ہاؤس میں تقریر ہوئی۔ اس کے لئے بھی کثرت سے دعوت نامے جاری کرنے کے علاوہ تین چار مقامی اخبارات میں اعلان کرایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں امید سے بڑھ کر غیر مسلم احباب آئے۔ یہ تقریر جو اسلامی تعلیمات کے متعلق ٹھوس دلائل پر مشتمل تھی بڑی محنت سے تیار کی گئی تھی۔ اور اپنے اندر عالمانہ رنگ رکھتی تھی۔ حاضرین کے لئے کافی دلچسپی اور استعجاب کا موجب بنی۔ تقریر کے بعد حاضرین کی طرف سے کئے گئے کثرت سے سوالات کے جوابات بھی فاضل مقرر نے نہایت عمدگی سے دیئے۔ اس موقعہ پر ایک مختصر سی تقریر میں خاکسار نے فاضل مقرر کا تعارف کرانے کے علاوہ اسلامی تعلیمات کا ایک اجمالی خاکہ حاضرین کے سامنے پیش کیا۔

۳۱ اکتوبر کو فرانکفورٹ کی ایک علمی مجلس کی دعوت پر خاکسار دوبارہ وہاں گیا۔ اور اسلامی تعلیمات کے موضوع پر ایک سیر حاصل تقریر کی۔ خاکسار نے مختلف بنیادی مسائل کے متعلق صحیح اسلامی موقف پیش کرنے۔ اسلامی اصولوں کی جامعیت اور برتری ثابت کرنے کے علاوہ غیر مسلم محققین اور مستشرقین کے حوالوں سے بتایا کہ کس طرح بیسویں صدی کے اس مادہ پرستی کے دور میں مخالفین اسلام بھی اسلامی تعلیمات کی حقانیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ سامعین کے لئے یہ امور نئے تھے اور ان کی بہت سی غلط فہمیوں اور غلط تاثرات کے ازالے کا موجب بنے۔ تقریر کے بعد سوالات کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ سلسلے کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس علمی مجلس کی مہتمم ایک خاتون تھی۔ اس نے خواہش ظاہر کی کہ دوبارہ بھی اس قسم کی تقریر کا موقعہ پیدا کیا جائے۔

۱۶ نومبر کو ایک قصبہ وابلنگن میں تعلیم بالغان کی ایک سوسائٹی کی طرف سے دعوت نامہ آنے پر خاکسار وہاں تقریر کرنے کے لئے گیا۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ موضوع یہ تھا کہ انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اسلامی نظریہ کے مطابق انسانی زندگی کا مقصد اور اس کے حصول کے لئے اسلام جو ذرائع پیش کرتا ہے۔ جب اس کا تفصیلی نقشہ حاضرین کے سامنے رکھا گیا تو وہ عش عش کر اٹھے۔ یہ تقریر بھی کافی عجیب اور کامیاب رہی۔ یہ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی رہین منت تھی۔

۱۸ نومبر کو جرمن فوج کے ۷۰ سپاہی اپنے پادری کے ساتھ مشن ہاؤس آئے۔ ایک ماہ قبل ان کی آمد کی اطلاع ہمیں موصول ہوئی تھی چنانچہ ان کے سامنے بھی اسلامی تعلیمات کا نقشہ اور اس کے ساتھ اہل یورپ کے اعلیٰ علمی طبقہ کے اسلام کے متعلق قابل قدر اور تعریفی نظریات اور اسلامی اصولوں کی فوقیت کا اعتراف بالوضاحت پیش کیا گیا۔ تقریر کے بعد سامعین نے اعتراف کیا۔ کہ اسلام کے متعلق یہ تعلیمات اس سے قبل ان کے سننے میں نہیں آئیں۔ اور یہ کہ اب اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے آگئی ہے۔ ان کی طرف سے کثرت سے کئے گئے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ تقریب کے خاتمے پر ان کے ساتھ آنے والے پادری نے شکریہ ادا کرنے کے علاوہ خاکسار کو وہاں آکر دوبارہ تقریر کرنے کی دعوت دی۔

۱۷ اگست اور ۲۴ اکتوبر کو خاکسار نے دو نکاح پڑھے۔ اور ان ہر دو مواقع پر مشن ہاؤس میں آئے ہوئے غیر مسلم معززین کے سامنے عورت کے متعلق صحیح اسلامی تعلیم اور عورت کے حقوق اور واجبات کا اجمالی نقشہ پیش کیا گیا۔

کانفرنس میں شرکت

۱۷ جولائی کو خاکسار نے یورپین مشنریز کانفرنس منعقدہ ہیگ میں شرکت کی۔ وہاں خاکسار کو اسلامی تعلیمات پر تقریر کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

یورپ کے عیسائی حلقے اب جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی کو بڑی سنجیدگی کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اسلام کو حاصل ہونے والی عظمت اور حیرت انگیز رفتار ترقی کا بڑے فکر اور تشویش سے جائزہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جرمن یونیورسٹی ہمبرگ کے اسلامیات کے پروفیسر ڈاکٹر برتول سپولر (Prof. Dr. Bertold Spuler) جو کٹر رومن کیتھولک عیسائی ہیں نے ایک کتاب اسلام کا ماضی اور حال شائع کی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ اسلام نے افریقہ میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مذہب کو حاصل نہیں۔

مہمانوں کی آمد

اس عرصہ میں بہت سے معزز مہمان ہمارے مشن ہاؤس میں تشریف لائے جن میں سے قابل ذکر چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد زیورچ (سوئٹزرلینڈ) میر مسعود احمد صاحب امام مسجد ڈنمارک۔ بیگم صاحبہ شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی اور کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر عبدالرشید بمعہ بیگم صاحبہ ہیں۔ اسی طرح جرمن غیر مسلم احباب کے علاوہ اسلامی ممالک کے اکثر احباب آتے رہے۔ چنانچہ نائیجیریا کے ۲۰ مسلمان افریقن طلباء آئے۔ انہیں مشن اور سلسلہ کا تعارف کرایا گیا۔ اسی طرح کئی ایک عربوں کو سلسلہ کا تعارف کراتے اور عربی لٹریچر پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

سفر

مذکورہ بالا تبلیغی سفروں کے علاوہ بعض اور سفر بھی پیش آئے۔ مثلاً خاکسار ۲۵ ستمبر کو نئے پاکستانی سفیر ہز ایکسی لینسی جناب عبدالرحمٰن خان صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے بون (Bonn) گیا۔ اور ان کی خدمت میں جرمن قرآن کریم پیش کیا۔ اور سلسلہ کی خدمات کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ اسی طرح جناب شیخ عمری عبیدی صاحب وزیر تعمیرات ٹانگانیکا کی بغرض علاج بون میں تشریف آوری پر خاکسار دو دفعہ ان کی ملاقات کے لئے گیا۔ تیسری دفعہ مرحوم کی وفات کی اچانک خبر سنکر گیا۔ اور تکفین کے متعلق ضروری امور سرانجام دیئے۔

متفرق امور

عرصہ زیر رپورٹ میں مشن ہاؤس کے ساتھ

ملحقہ دو نئے کمروں کی تعمیر کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس کے لئے خاکسار نے دو ہزار جرمن مارک کی رقم مختلف بنکوں اور فرموں سے فراہم کی۔ یہ دونوں کمرے اب بفضلِ خدا مکمل ہیں۔

۲۱ جون کو مولوی فضل الٰہی صاحب انوری پاکستان سے ہمبرگ پہنچے اور مشن کے مختلف کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ ۲۳ نومبر کو ایک پاکستانی احمدی محترم مرتضےٰ احمد صاحب کی وفات پر برلن گئے اور عزیز مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین کا کام سرانجام دیا۔ فرانکفورٹ میں چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ محنت اور اخلاص سے مشن کے جملہ کام سرانجام دیتے رہے۔ وہاں تقاریر کے سلسلہ میں تمام انتظامات انہوں نے محنت سے سرانجام دئیے۔ مسجد میں آنے والے احباب کو تبلیغ کرتے رہے۔ فرینکفورٹ مشن کے سب کاموں میں ہمارے جرمن احمدی نوجوان مسٹر محمود اسمٰعیل سرگرمی سے برادرم چیمہ صاحب کی امداد کرتے رہے اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں مزید برکت دے۔ آپ بفضل خدا کے فضل سے یہ دوست بہت مخلص ہیں اور تبلیغ کے سلسلہ میں وہ خاص جوش رکھتے ہیں۔

بیعتیں

اس عرصہ میں چار افراد کو سلسلہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہؤا۔ ایک جرمن خاتون مسز والٹر بشریٰ اور اس کا لڑکا حمید والٹر ایک الجیریا کے مسلمان دوست محمد JALAS ہیں اور چوتھے ایک جرمن معمر شخص مسٹر کنسکی عبدالکریم (KINSKY) ہیں۔ ان کی عمر ۸۲ سال ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اسلام پر استقامت بخشے۔ آمین۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یورپ کے عیسائی حلقے اب جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی کو بڑی سنجیدگی کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اسلام کو حاصل ہونے والی عظمت اور حیرت انگیز رفتارِ ترقی کا بڑے فکر اور تشویش سے جائزہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جرمن یونیورسٹی ہمبرگ کے اسلامیات کے پروفیسر ڈاکٹر برتول سپولر جو کٹر رومن کیتھولک عیسائی ہیں نے ایک کتاب اسلام کا ماضی اور حال شائع کی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ اسلام نے افریقہ میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اس کا عشرِ عشیر بھی کسی اور مذہب کو حاصل نہیں اور اس کے عملی ثبوت کے لئے انہوں نے اعداد و شمار شائع کئے ہیں جن سے گزشتہ ۳۰ سالوں میں مختلف افریقی ممالک کے مسلمانوں کی ترقی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کے نزدیک نائیجیریا میں اسلام نے ۱۹۳۵ء سے ۱۹۶۰ء تک ۸ ملین سے ۱۵ ملین۔ یوگنڈا میں ۱۹۲۵ء سے ۱۹۶۰ء تک دس گنا اور ٹانگانیکا میں ۱۲ گنا ترقی کی ہے یہاں تک کہ افریقہ کی کل ۱۵۰ ملین آبادی میں سے نصف سے زائد یعنی ۸۵ ملین مسلمان ہیں۔ یہ اعداد و شمار کہاں تک صحت کا پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں ہمیں اس سے غرض نہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ آج اسلام ایک ایسی عظیم قوت بن کر صفحہ ہستی پر نمودار ہو رہا ہے جس کے تصور سے دجالی قوتیں لرزہ براندام ہیں۔ پروفیسر موصوف مضمون کو ختم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہ امر کہ افریقہ اب لازمی طور پر اسلامی براعظم بن چکا ہے اب صرف خیالی تصور قرار نہیں دیا جا سکتا"۔

اسی طرح ایک مشہور عیسائی نامہ نگار مسٹر پیٹرسن کارتر نے افریقہ کے سب ممالک کا دورہ کرکے ایک مبسوط رپورٹ امریکن نیوز ایجنسی کو پیش کی اور متعدد اخبارات میں شائع ہوئی اس میں افریقہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی اشاعت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"۱۹۲۱ء سے جماعت احمدیہ
افریقہ میں اشاعتِ اسلام کا
کام پوری محنت اور جستجو سے
سرانجام دے رہی ہے۔ مجھے
بتایا گیا ہے کہ احمدیہ جماعت کے
مبلغین بھاری تعداد میں ریڈیو
اور پریس کے ذریعہ خوب
زور شور سے اسلام کی نمائندگی
کر رہے ہیں"۔

خاکسار نے اپنی جملہ تقاریر میں اس قسم کے یورپین محققین کے اسلام کی تائید میں اقتباسات کثرت سے پیش کرکے یہ واضح کیا کہ وہ دن دور نہیں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق یورپ کی سرزمین میں بھی اسلام کا جھنڈا لہراتا ہؤا نظر آئے گا اور انسان پرستی اور مادہ پرستی کی جگہ خالص اور سچی توحید اور صلیبی حکومتوں کی جگہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت قائم ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری اس حقیر مساعی کو اپنی جناب میں شرفِ قبولیت بخشے اور نیک نتائج بہم پہنچائے۔ آمین۔

"جو لوگ صدقِ دل اور اخلاص
کے ساتھ صحتِ نیت اور پاک
ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ
ایک مدّت تک ہماری صحبت
میں رہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں
کہ خدا تعالےٰ اپنی تجلّیات کی
چمکار سے اُن کی اندرونی
تاریکیوں کو دُور کر دے گا
اور انہیں ایک نئی معرفت اور
نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا"۔
(حضرت مسیح موعود م)

معجزات کی چار اقسام

(مکرم بشیر الدین محمود صاحب شاہد۔ جامعۃ احمدیہ ربوہ)

متقدمین اس بات کی طرف مائل رہے ہیں کہ حقیقی معجزات خارق عادت معجزات ہی ہیں باقی باتیں معجزات نہیں کہلاتیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معجزات کی چار اقسام بیان فرماتے ہیں:۔

۱۔ معجزات عقلیہ ۲۔ معجزات علمیہ
۳۔ معجزات تصرفات خارجیہ ۴۔ معجزات برکات روحانیہ۔

۱۔ معجزات عقلیہ۔ قرآن کریم ایک ایسی تعلیم ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ یہ وہی احکام دیتی ہے جو انسانی عقل کے لئے قابلِ فہم اور قابلِ عمل ہوں۔ یہ قرآن کریم جیسے پاک کلام کا معجزہ ہی ہے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی اس بات کا دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ قرآن کریم کے فلاں احکامات عقل کے خلاف ہیں۔ اس لحاظ سے دوسری کتب اور تعلیمات کے مقابلہ پر قرآن کریم کی تعلیم ایک بہت بڑا خارق عادت نشان ہے جبکہ باقی تعلیمات رطب و یابس سے بھری پڑی ہیں اور ایسی تعلیمات کی حامل ہیں جو عقل انسانی کے صریح منافی ہیں۔

۲۔ معجزات علمیہ:۔ خدا تعالیٰ نے ایک امّی وجود (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان پر معرفت کے دریا بہا دئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ایک ایسا موتیوں کا سمندر ظاہر فرمایا جس سے سارے علوم کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ایسی قیمتی اور علمی باتیں نکلوائیں کہ اگر دنیا کے سارے حکماء اکٹھے ہو جائیں تو بھی ایسی حکمت کی باتیں زبان پر نہ لا سکیں۔ یہ یقیناً ایک بہت بڑا خارق عادت معجزہ ہے۔

۳۔ معجزات تصرفات خارجیہ:۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ معجزہ شق القمر۔ کھانے اور پانی کا آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی برکت سے زیادہ ہو جانا۔ یہ تصرفات بھی یقیناً خارق عادت معجزات تھے۔

۴۔ معجزات برکات روحانیہ:۔ نبی ایک خدا نما وجود ہوتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے یزکیھم یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو پاک کرتے ہیں۔ روحانی برکت عطا کرنا بھی ایک معجزہ سے کم نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وحشی قوم کی طرف مبعوث ہوئے اور انکی کایا پلٹ دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے

صادفتھم قومًا کروث ذلۃ
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان

کہ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تُو نے عرب لوگوں کو گوبر کی طرح ذلیل پایا لیکن تُو نے ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور انکو سونے کی ڈلی بنا دیا۔ محمد رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو نہ صرف باخدا بلکہ خدا نما وجود بنا کر رکھ دیا حقیقت میں یہ سب سے بڑا معجزہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب سرمہ چشم آریہ میں معجزات کے سلسلہ میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ پنڈت مرلی دھر نے معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ "شق القمر کا معجزہ اہلِ اسلام کی نظر میں ایسا امر نہیں ہے جو مدار ثبوت اسلام اور دلیل اعظم حقانیت کلام اللہ کا ٹھہرایا گیا ہو بلکہ ہزارہا شواہد اندرونی و بیرونی و صدہا معجزات و نشانات میں سے یہ بھی ایک قدرتی نشان ہے"۔

(مقدمہ سرمہ چشم آریہ صفہ)

ہم بصمیم قلب یہ مانتے ہیں کہ تصرفات خارجیہ کے معجزات نبیوں کے ہاتھوں سے سرزد ہوئے ہیں اور خدا تعالےٰ اس بات پر قادر ہے کہ ایسے معجزات ظاہر فرمائے لیکن ایسے معجزات کو کسی مذہب کی بنیاد اور معیار قرار نہیں دیا جا سکتا حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے معجزات دراصل مومنوں کے ازدیادِ ایمان کے لئے ہوتے ہیں عوام تو ان کو قبول ہی نہیں کرتے بلکہ سحر قرار دیتے ہیں اور معجزات کا مشاہدہ کرکے کم ہی ایمان لاتے ہیں پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ تصرفات خارجیہ واقعات مزید ثبوت اور ازدیادِ ایمان کے لئے ہی ہیں نہ کہ بنیاد کے طور پر۔

اسلام کی صداقت تو ایسی واضح ہے کہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر تصرفات خارجیہ کے واقعات کو چھوڑ بھی دیا جائے تو بھی ہزارہا ایسے شواہد صداقت اسلام پر موجود ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کی تعلیم کا عقل کے تقاضوں کے مطابق ہونا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی روحانی برکات نیز لاکھوں اشخاص کی کایا پلٹ دینا اگر نبی کریمؐ اور اسلام کے زبردست معجزات نہیں تو اور کیا ہیں! اگر دنیا تصرفات خارجیہ کے معجزات کا انکار کرتی ہے تو بلاشک کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سو اگر تمام کھلے کھلے ثبوتوں سے چشم پوشی کرکے فرض بھی کریں کہ معجزہ (شق القمر)

ثابت نہیں اور آیت کے اس طور پر معنی قرار دیں جس طرح حال کے عیسائی اور نیچری یا دوسرے منکرین خوارق کرتے ہیں تو اس صورت میں بھی اگر کچھ حرج ہے تو شاید ایسا ہے کہ جیسے بیس کروڑ روپیہ کی جائداد میں سے ایک پیسے کا نقصان ہو جائے۔

پس اس تقریر سے ظاہر ہے کہ بفرضِ محال اہلِ اسلام تاریخی طور پر اس معجزہ (شق القمر) کو ثابت نہ کر سکیں تو اس عدم ثبوت کا اسلام پر کوئی بداثر نہیں پہنچ سکتا۔ سچ تو یہ ہے کہ کلامِ الٰہی نے مسلمانوں کو دوسرے معجزات سے کلی بے نیاز کر دیا ہے وہ نہ صرف اعجاز بلکہ اپنی حرکات و تنویرات کی رو سے اعجاز آفریں بھی ہے۔ فی الحقیقت قرآن شریف اپنی ذات میں ایسی صفات کمالیہ رکھتا ہے جو اس کو خارجی معجزات کی کچھ بھی حاجت نہیں۔ خارجیہ معجزات کے ہونے سے اس میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی اور نہ ہونے سے کوئی نقص عاید حال نہیں ہوتا اس کا بازارِ حسن معجزات خارجیہ کے زیور سے رونق پذیر نہیں بلکہ وہ اپنی ذات میں آپ ہی ہزارہا معجزات عجیبہ و غریبہ کا جامع ہے جس کو ہر ایک زمانہ کے لوگ دیکھ سکتے ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ مقدمہ صفحہ $\frac{1}{11}$)

بہرحال حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک معجزات تصرفات خارجیہ واحد معیارِ نبوت نہیں ہاں تائیدی گواہوں کے طور پر پیش ہو سکتے ہیں۔ اسلام کی حقانیت پر اور ایسے سینکڑوں دلائل موجود ہیں جن کے ہوتے ہوئے تصرفاتِ خارجیہ والے دلائل کی زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔ قرآن کریم کا معجزاتِ علمیہ کا حامل ہونا اس کی تعلیم کا عقل کے تقاضوں کے مطابق ہونا اور کامل ہونا اور پیش بہا برکاتِ روحانیہ کا حامل ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اصل معجزات یہی ہیں۔

جرمنی میں اسلام کا مستقبل

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ میں ایک جرمن نومسلمہ کی تقریر

ہماری نومسلم جرمن بہن محترمہ مس جمیلہ کوپینی صاحبہ نے احمدی خواتین کے سالانہ جلسہ کے موقع پر مورخہ ۲۸۔ دسمبر کو مندرجہ بالا موضوع پر انگریزی میں جو تقریر کی تھی اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف "تذکرۃ الشہادتین" میں فرماتے ہیں:-

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام دنیا میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔۔۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا ابتک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔"

ایک ممتاز جرمن جرنلسٹ مسٹر جوشیم ہیلٹ نے اپنی کتاب "God In Germany, A Report about Faith and Church" میں جرمنی کی مذہبی کیفیت کے متعلق لکھا ہے گاؤں کی سادہ زندگی سے نکل کر شہر کی بظاہر آرام دہ زندگی میں منتقل ہونے سے لوگ ایک نہایت اچھی گھریلو زندگی — ایسی زندگی جو خدا اور قدرت سے وابستہ تھی محروم ہو کر شہروں اور قصبوں کے اجنبی ماحول سے دوچار ہو گئے ہیں جہاں کوئی اپنے پڑوسی سے بھی واقف نہیں ہوتا۔ پادری کو بہت سا کام کرنا ہوتا ہے جس میں مصروفیت کے نتیجہ میں وہ اپنے علاقہ کے لوگوں سے واقفیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور لوگ پوچھتے ہیں "ہم گرجا کس لئے جائیں؟"

ایک پادری جو مزدوروں کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کا اس لئے خواہشمند تھا تاکہ وہ ان سے بہتر طور پر واقف ہو سکے۔ کہتا ہے کہ ان کے ساتھ کام کرتے کرتے وہ شام تک اس قدر تھک چکا تھا کہ عبادت بھی نہ کر سکا۔ کچھ دن کام کرنے کے بعد وہ بھی شام کے وقت اخبار پڑھنے کو ترجیح دینے لگا اور اتوار کو گرجا جانے کی بجائے آرام کرنے لگا۔

صنعتی ترقی کے دوران لوگوں نے مادی ترقی اور اس کے حصول کے لئے کوشش شروع کر دی۔ اس نام نہاد ترقی کو حاصل کرنے میں ان کی روحانی اقدار ضائع ہو گئیں اور اس کے عوض انہیں اپنے نفسوں کو بیچنا پڑا۔

وہ اپنی محنت کے عوض بہت سا روپیہ کما لیتے ہیں۔ نہ صرف باپ ہی بلکہ ماں اور بعض اوقات بچے بھی اچھے معاوضے والے کام کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ایک شخص دھلائی کی مشین خریدنا چاہتا ہے خواہ ٹیلیویژن سیٹ کی قیمت ابھی ادا نہ ہوئی ہو۔ پیدل یا بس پر سفر کرنے والے لوگ غیر ترقی یافتہ شمار کئے جاتے ہیں۔ اور جس کے پاس کار نہیں وہ غریب سمجھا جاتا ہے۔

۹۶ فی صد جرمن نام کے عیسائی ہیں جن میں سے نصف پروٹسٹنٹ ہیں اور نصف رومن کیتھولک فرقہ سے متعلق ہیں۔ گاؤں میں رہنے والے رومن کیتھولکس میں سے ساٹھ فی صد اب بھی اتوار کو گرجا جاتے ہیں اور شہر میں رہنے والوں میں سے چالیس فی صد۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ رومن کیتھولکس کے عقیدہ کے مطابق اتوار کو گرجا سے غیر حاضری قتل اور بدکاری کی طرح بھاری گناہ تصور کیا جاتا ہے اور پروٹسٹنٹس میں سے ایک فیصد سے بھی کم باقاعدہ چرچ جاتے ہیں۔

مذہبی تہوار ان کے لئے پُر تکلف کھانوں اور آپس میں قیمتی تحائف کے تبادلہ کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ ان دنوں (دسمبر) میں جرمن لوگ کرسمس کا تہوار مناتے ہیں اور میرے اندازے کے مطابق ایک فیصد سے بھی کم عیسائی اس موقع کو ایک مذہبی تقریب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم پیدائش کے طور پر مناتے ہیں۔

صنعتی اور مادی ترقی کی دوڑ محض اسی وجہ سے ان لوگوں کو اپنے تیز بہاؤ میں بہا لے جانے میں کامیاب ہو گئی ہے کہ ان میں اب کچھ ایمان باقی نہیں ہے اور نہ ہی اُن کا مذہب ایسا ہے کہ اعمال و اخلاق کے معاملہ میں ان کی رہنمائی کر سکے اور نہ ہی ان کا کوئی ایسا خدا ہے جو شکریہ۔ تعریف اور محبت کا مستحق ہو۔ دراصل اب اُن کا کوئی خدا نہیں ہے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے پر مزید اعتقاد نہیں رکھ سکتے۔ جب مجھ سے یہ پوچھا جاتا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا اور میں جواب دیتی کہ میں حضرت عیسیٰ کو بطور ابن اللہ نہیں مان سکتی تو مجھے عام طور پر یہ جواب ملتا تھا "ہم بھی ان کو ابن اللہ نہیں مان سکتے"! مگر تمام جرمن لوگ عیسائی ہیں کیونکہ عیسائی ہونا وہاں کی رسم ہے اور یہ ان کے آباؤ اجداد کا مذہب ہے۔

یہی جرمن جرنلسٹ مزید لکھتا ہے:-

"ہم نے یہ دیکھا ہے کہ لوگوں کی مذہبی تعلیم کا معیار ایک بارہ سالہ بچے کی تعلیم کے معیار جیسا ہے مگر اس نقص کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ خدا تعالیٰ کی یاد کی غیر موجودگی کا احساس نہیں کیا جاتا"۔

"چرچ کی ظاہری اہمیت اور اندرونی حالت میں بہت بڑا فرق ہے"۔

جرمن قوم کے نوجوان ایسے ہیں جنہیں دوسری عالمی جنگ نے باریک بین اور حرف گیر بنا دیا ہے۔ وہ کسی بات کو محض تسلیم کر لینے کی بجائے بحث کرنے کے بعد قبول کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مختلف سوالات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اور چرچ اور عیسائیت انہیں جواب دینے اور انہیں مطمئن کرنے سے قاصر ہیں۔ عیسائیت کا لب لباب یہ ہے "حضرت عیسیٰ ہمارے گناہوں کا اپنی موت سے کفارہ کر گئے"! اور تثلیث کا عقیدہ اس سے بھی زیادہ پُر پیچ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کو مشکل سے ہی کوئی ایسا جرمن نوجوان ملے گا جو باقاعدہ گرجا جاتا ہو لیکن جب ہم ان کو بتاتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو ہمیں بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو کھلے دل سے اس کو تسلیم کر لیں گے۔

ان کو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے! اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے نمونہ ہیں!!

ان کو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام آگ اور تلوار کا مذہب نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں اور قوموں کے لئے مذہب کی اکمل ترین صورت ہے۔ یہ اخوت و ہمدردی کا مذہب ہے۔ اسلام عبادت کرنا سکھاتا ہے۔ اسلام قربانی کرنا سکھاتا ہے۔ عاجزی اور انکساری کے بغیر مادی اور ٹیکنیکل ترقی ہمیں کس مقام پر پہنچا سکتی ہے؟ اگر ہم ان کو بتائیں کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں بلکہ خدا کے رسول ہیں۔ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ طبعی موت کا شکار ہوئے تو اس کے لئے وہ ہمارے احسانمند ہوں گے وہ اسے یقیناً قبول کر لیں گے۔ اگر ہم ان کو بتائیں کہ تم گنہگار پیدا نہیں ہوئے بلکہ تم اپنے اعمال اور کاموں کے ذمہ دار ہو تو وہ ہمارے ممنون ہوں گے۔ ◦

◦ آج ان جرمن نوجوانوں کی طرف سے میں اپنی احمدی بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جن کی قربانیوں نے جرمنی میں دو مساجد کی تعمیر کو ممکن بنا دیا۔ لیکن ہماری جرمن بہنوں اور بھائیوں کو اسلام کا نور دکھانے کے لئے ہمارے مبلغوں کی تمام طاقت و قوت اور تمام احمدیوں کے تعاون کی ضرورت ہے خاص طور پر آپ بہنوں کی مزید قربانیوں اور آپ کی مزید دعاؤں کی ضرورت ہے یہاں تک کہ وہ پیشگوئی جو میں نے اپنے مضمون کے شروع میں پڑھ کر سنائی تھی پوری ہو جائے۔

میں آپ کے سامنے یہ تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اُن احمدی پاکستانی نوجوانوں کے ایڈریس دیں جو جرمن نوجوانوں کے ساتھ زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کیلئے ان کو خطوط لکھنا پسند کرتے ہوں۔ اس طرح سے آپ جرمنی میں تبلیغی کام میں ممد ثابت ہونگی اور مشرق و مغرب کے درمیان اخوت کے رشتہ کو مضبوط کرنے کا موجب بنیں گی۔

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں ایشیا فاؤنڈیشن (پاکستان) کے ایڈوائزر کی تشریف آوری

مورخہ ۲۷ جنوری ۶۵ء کو مسٹر درانی جو ایشیا فاؤنڈیشن (پاکستان) کے پروگرام ایڈوائزر ہیں انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں تشریف لائے۔ اور آپ نے کالج کی لائبریری کا ملاحظہ فرمایا واضح ہو کہ ایشیا فاؤنڈیشن کی طرف سے کالج کو تین قسطوں میں بعض نہایت بیش قیمت کتب بطور پیشکش دی جا چکی ہیں۔ جو طلباء اور اساتذہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ایشیا فاؤنڈیشن کے نمائندے لائبریری کی ترتیب و تزئین کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ اور آپ نے مزید کتب بھی دینے کا وعدہ فرمایا۔ تین بجے کے قریب واپس تشریف لے گئے۔

عبدالسلام اختر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں

شکریۂ احباب

محترم چوہدری غلام احمد خان صاحب کی وفات پر بعض احباب کے تعزیتی خطوط بندہ کے نام پر آئے ہیں اور بعض ان کے صاحبزادوں کے نام۔ میں ان سب کی طرف سے احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور استدعا کرتا ہوں کہ احباب محترم چوہدری صاحب مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز پاک پتن کی جماعت کی ترقی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسجد احمدیہ پاک پتن کی تکمیل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالرحمٰن عزیز جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاک پتن

ضروری اطلاع

محترم چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم کی سوانح حیات لکھنے کا ارادہ ہے۔ ایسے احباب جو کہ ان کے ساتھ سرگودھا میں یا پاک پتن میں رہ چکے ہیں۔ یا ان کا کسی طرح سے تعلق رہا ہو۔ ان کے حالات رقم فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کے نام یا ان کے صاحبزادے چوہدری مبارک احمد خان صاحب بمکان چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ پاک پتن کے نام ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر ذکر کیا جائے۔

(۱) احمدیت سے تعلق (۲) دوسروں سے سلوک (غیر احمدی اور احمدی سے) (۳) لکھنے والے احباب سے تعلق (۴) کوئی اور خاص بات

احباب جلد از جلد مطلوبہ کوائف مہیا فرما دیں۔ خاکسار: عبدالرحمٰن عزیز جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاک پتن

شیعانِ سرگودھا کی طرف سے شکریہ کی قرارداد

شیعانِ سرگودھا کا ایک جلسہ عام مورخہ ۲۹ جنوری ۶۵ء بعد نماز جمعہ بمقام کربلا ہزارہ سرگودھا زیر صدارت سید رحمت علی شاہ صاحب بخاری صدر تنظیم السادات و مومنین کانفرنس سرگودھا منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس ہوا:۔

تنظیم السادات و مومنین کانفرنس سرگودھا کا یہ جلسہ عام جماعتِ احمدیہ ربوہ وخصوصیت سے جناب ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب انچارج فضل عمر ہسپتال ربوہ اور ان کے سٹاف نے جو سید غضنفر علی بخاری ایڈووکیٹ نائب صدر آل پاکستان شیعہ کانفرنس بالمقابلہ اور ان کی صاحبزادی کے علاج معالجہ اور دیکھ بھال کے سلسلہ میں جس ہمدردی اور اخلاق و رواداری کا مظاہرہ کیا ہے صمیمِ قلب سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

سید نذر عباس ترمذی سیکرٹری نشر و اشاعت تنظیم السادات و مومنین کانفرنس سرگودھا

ضروری تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۴ فروری ۶۵ء کے صفحہ ۲ پر جو نظم زیر عنوان "صداقت کی یہ بات ہے پیر مغاں کی بات" شائع ہوئی ہے اسکے چوتھے شعر کا پہلا مصرعہ سہواً غلط شائع ہو گیا ہے صحیح یہ ہے "انا لہ لحافظون ہے وعدۂ خدا" احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا بھتیجا عزیزم چوہدری بشیر احمد ماڈرن موٹرز راولپنڈی دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ (خورشید احمد نائب امیر جماعتِ احمدیہ گوجرانوالہ)

۲۔ میری چچی جان اور تایا جان بیمار ہیں۔ نیز میں ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہوں۔ (خاکسار مبشر احمد مہاس سیکنڈ ایئر فضلِ عمر ہوسٹل ربوہ)

۳۔ میرے خالو جان مکرم عبدالغنی صاحب ہمایوں مقیم یوگنڈا (مشرقی افریقہ) چار ماہ قبل کار کے حادثہ میں شدید طور پر مجروح ہو گئے تھے وہ ابھی تک ہسپتال میں ہیں۔ (ناصر احمد ایم۔ ایس سی سٹوڈنٹ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)

۴۔ خاکسار کے بڑے لڑکے عزیز کریم اللہ صاحب زیروی (علم الادویہ) کی اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔

۵۔ خاکسار کے بھائی عزیزم صوفی کریم بخش صاحب اور ان کی اہلیہ عموماً بیمار رہتے ہیں۔

۶۔ خاکسار کے بھائی عزیزم صوفی رحیم بخش صاحب زیروی راولپنڈی کی ترقی عرصے سے رکی ہوئی ہے۔ (صوفی) خدا بخش عبد زیروی انسپکٹر وقفِ جدید)

۷۔ میری دادی اماں عائشہ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (محمد انعام ابن چوہدری محمد یوسف صاحب دفتر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۸۔ خاکسار کی لڑکی عزیزہ بشریٰ بیگم سخت بیمار ہے۔ (چوہدری اللہ دین نمبردار زعیم انصار اللہ چک ۱۶۶ مراد محمود آباد ضلع بہاولنگر)

۹۔ محترم شیخ رفیع الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی وسط دسمبر ۶۴ء سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ۲۰۔ دسمبر کو معمولی آپریشن ہوا اور ۲۸۔ دسمبر کو میجر آپریشن ہوا۔ آپ دل کے علاوہ بلڈ پریشر کے بھی مریض ہیں۔ کمزوری بے حد ہے۔ شیخ صاحب موصوف کی اہلیہ صاحبہ بھی لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

۱۰۔ میری امی جان کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ (محمد انور حق مغلپورہ۔ لاہور)

۱۱۔ خاکسار کی اہلیہ کی صحت اپریشن کے بعد ابھی تک پورے طور سے بحال نہیں ہوئی۔ (خاکسار عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ)

۱۲۔ کئی دن سے خاکسار بعارضہ ملیریا بیمار ہے۔ (سید محمد حسین پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ۔ سمندری ضلع لائل پور)

۱۳۔ میرے بھائی حکیم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب آف حیدر آباد دکن کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ نیز میرے ایک اور بھائی محمد عبدالسلام صاحب کی آنکھوں کا آپریشن بھی عنقریب ہونے والا ہے۔ (محمود احمد سعید فاضل۔ ربوہ)

۱۴۔ گھر سے اطلاع آئی ہے کہ میری اہلیہ بیمار ہے۔ (عبدالرشید عابد معلم وقفِ جدید)

۱۵۔ مدت سے مجھے دل کی بیماری کا عارضہ ہے۔ ہفتہ سے بیماری سخت شکل اختیار کر گئی ہے (غلام سرور خان درانی ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور)

۱۶۔ خاکسار ۹ سال سے سخت تکلیف دہ امراض میں مبتلا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ مسماۃ شمس النساء صاحبہ کو لمبا عرصہ دراز سے مختلف امراض لاحق ہیں۔ (خاکسار سید مشتاق احمد غفر اللہ لہ قائم مقام پریذیڈنٹ مسلم مجلس دلائی پاڑہ۔ ڈاکخانہ سمبل پور۔ اڑیسہ۔ انڈیا۔

۱۷۔ چوہدری شریف احمد صاحب ساکن چک ۳۳ اٹھوالی ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں۔ (خاکسار عبداللطیف راجپوت صراف۔ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

۱۸۔ خاکسارہ کے بچے بیمار ہیں نیز خاکسارہ خود بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (امۃ القیوم اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سنگاپور)

۱۹۔ میرے بڑے ماموں شیخ رشید احمد ساکنہ لاہور ایک کیس میں ماخوذ ہیں۔ (خاکسار فضل احمد صابر قریشی۔ بی ایچ آر بستی (سابقہ بلوچستان)

۲۰۔ بندہ کو بہت سی پریشانیاں اور تکالیف ہیں۔ (محمد ابراہیم خلیل زعیم انصار اللہ بشیر آباد۔ سندھ)

۲۱۔ میرے لڑکے عزیزم عنایت اللہ بھٹی کو قید کی سزا ہوئی ہے اس کے خلاف اپیل کی گئی ہے۔ (اللہ دتہ بھٹی نبی سرروڈ سندھ)

۲۲۔ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب ایجنٹ اخبار الفضل وزیر آباد دینی و دنیوی ترقی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

وصایا

صنروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ اور قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان کو بذریعہ الفضل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۴۸۱:-

میں ہاجرہ بی زوجہ سید مدار صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شموگہ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{10}{62}$ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) چوڑیاں طلائی دو عدد وزن اندازاً دو تولے اور کرن طلائی وزن اندازاً دو ماشہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۲۳۰ روپیہ ہے (۲) ایک گلسر وزنی تین تولہ قیمت اندازاً تین صد روپیہ میرا حق مہر -/۵۰۰ روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ گو میری کوئی آمد ماہوار نہیں ہے لیکن میں حصول ثواب کے لئے تین روپیہ ماہوار حصہ آمد تازیست بطور چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ ہاجرہ بی موصیہ۔ گواہ شد سید مدار ولد میر کلیم اللہ صاحب نہرو بلڈنگ شموگہ شوہر موصیہ - $\frac{10}{62}$ ۱۰۔ گواہ شد مولوی مسیح اللہ انچارج احمدیہ مسلم مشن الحق بلڈنگ ۱۷ الکب بیک روڈ بمبئی ۸ - $\frac{10}{62}$ ۱۰

نمبر ۱۳۴۸۲:-

میں اقبال النساء زوجہ ایس آر۔ عبدالرؤف صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن شموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{62}$ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زمین سفید واقع موضع ہرگی کھیڑہ نزد شموگہ رقبہ ۷۵×۱۰۰ فٹ خرید کردہ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ - مہر بذمہ شوہر سوا پانچصد روپیہ (۳) زیور ہار طلائی وزنی اندازاً چار تولہ۔ گلسر طلائی وزنی اندازاً چار تولہ چوڑیاں طلائی چھ عدد وزنی چھ تولے۔ پٹی طلائی وزنی دو تولہ گلوبند وزنی دو تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی ۶ عدد وزنی دو تولہ۔ راکھی پھول طلائی دو عدد وزنی دو تولہ۔ کل وزن زیور طلائی ۲۲ تولہ قیمت اندازاً -/۲۵۰۰ روپیہ (۴) زیور چاندی توڑے وزن ۲۵ تولہ قیمت اندازاً -/۵۰ روپے چین نقرئی ۲۵ تولہ قیمت اندازاً -/۵۰ روپے چاندی متفرق ٹوٹے پھوٹے زیور پندرہ تولہ -/۲۵ روپے کل جائداد بصورت زیور مبلغ ۲۶۲۵ روپیہ میں اپنی جملہ جائداد مذکورہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس ترکہ میں سے جس جائداد کا حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں وہ منہا کر دیا جائے گا۔ الامۃ اقبال النساء موصیہ - گواہ شد - حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ - گواہ شد ایس آر عبدالرؤف ولد ایس کے عبدالرزاق صاحب الور سوپ فیکٹری لشکر محلہ شموگہ $\frac{1}{62}$ ۱۱ -

نمبر ۱۳۴۸۳:-

میں شیخ محمود ولد ایس۔ کے عبدالجبار صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن شموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شموگہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{62}$ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں میں اس وقت میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہی وصیت میری آئندہ آمد اور جائداد پر حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شیخ محمود موصی۔ گواہ شد حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شموگہ $\frac{1}{62}$ ۱۱ گواہ شد۔ ایس آر عبدالرؤف ولد ایس کے عبدالرزاق صاحب الور سوپ فیکٹری لشکر محلہ شموگہ،

نمبر ۱۳۴۸۴:-

میں ایس کے عبدالرزاق ولد ایس خضر محمود صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن شموگہ ڈاک خانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{10}{62}$ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان رہائشی واقعہ محلہ آثار شموگہ جس کی مکانیت ۱۰ کمرے ہیں یہ مکان دو منزلہ ہے نیچے نو کمرے ہیں اور اوپر کی منزل پر ایک کمرہ یہ مکان برلب سڑک ہے مشرق سڑک مغرب سڑک شمال مکان عبدالعزیز صاحب جنوب مکان عبدالجبار صاحب مکان کا رقبہ اندازاً ۳۲×۱۰۰ فٹ ہے اس کی موجودہ قیمت -/۳۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ (۲) ایک مکان واقعہ محلہ امیر احمد سرکل جس کی مکانیت چار دکان پر مشتمل ہے اس کا حدود اربعہ مغرب سڑک شمال سڑک جنوب گلی مشرق دو دکان - اس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۲۵۰۰۰ روپے ہے (۳) ایک مکان محلہ بی۔ ایچ روڈ جس کی مکانیت یہ ہے۔ دو دکانیں ایک ہال کمرہ چھوٹے کمرے ایک عدد بالائی منزل ایک کمرہ رقبہ اندازاً ۴۰×۲۴۰ فٹ اس مکان میں تین چھوٹے چھوٹے کمرے اور موٹر گیراج ہے اور میرے بیٹے عبدالرؤف صاحب کی صابن فیکٹری ہے اس کا حدود اربعہ شمال سڑک جنوب سعید نسرین تہذیب النساء و افضل النساء و مشرق غالب صاحب کی گلی مغرب مکان کارنجی کشنراؤ قیمت اندازاً -/۱۶۵۰۰ روپیہ (۴) موٹر کار ونیگارڈ ۵۲ ماڈل قیمت اندازاً چھ ہزار روپیہ (۵) تجارتی سرمایہ اندازاً دو لاکھ روپیہ (۶) نقد بھی تجارتی سرمایہ (۵) میں شامل ہے۔

یہ تمام جائداد ہم تین بھائیوں میں مشترک ہے کاروبار بھی تینوں بھائیوں اور دو لڑکوں میں مشترک ہے جن میں سے ایک میرا بیٹا عبدالرؤف ہے اور دوسرا عبدالجبار صاحب کا بیٹا عبدالصمد ہے

میں اس ساری جائداد میں ۶/۱۹ کا مالک ہوں۔ میں اپنے حصہ کی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جب یہ جائداد ہم تینوں بھائیوں میں تقسیم ہوگی اس وقت میں اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو انشاء اللہ ادا کر دوں گا۔

علاوہ ازیں مجھے تجارتی کاروبار میں سے چار سو روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی اس آمد کے یا جو بھی آئندہ آمد ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو ترکہ جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی سوائے اس کے کہ جس کا حصہ جائداد میں نے اپنی زندگی میں ادا کر دیا ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد ایس کے عبدالرزاق۔ موصی
گواہ شد - مولوی حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شموگہ - گواہ شد عبدالجلیل صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شموگہ
A. J. Motor Service
Shimoga.

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

نماز عید محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی

ربوہ میں عید الفطر کی تقریب مورخہ ۴ر فروری ۱۹۶۵ء مطابق یکم شوال ۱۳۸۴ھ بروز جمعرات اسلامی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سادہ اور پروقار طریق پر منائی گئی۔ اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جن میں مرد مستورات اور بچے سب شامل تھے نیز بیرونجات سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ آپ نے عید کی غرض و غایت پر ایک ایمان افروز خطبہ پڑھا جس میں احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے علی الخصوص اصلاح و ارشاد کا فریضہ نہایت محنت اور جانفشانی سے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

نماز عید کے لئے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۸½ بجے صبح کا وقت مقرر فرمایا تھا لیکن بعد ازاں اس خیال سے کہ بیرونی شہروں سے تشریف لانے والے احباب بھی بروقت ربوہ پہنچ کر نماز میں شریک ہو سکیں حضور نے ازراہ شفقت نماز عید کا وقت ۸½ بجے کی بجائے ۹ بجے صبح مقرر کرنے کی منظوری عطا فرمادی تھی چنانچہ ۹ بجے تک نہ صرف ہزاروں کی تعداد میں اہل ربوہ بلکہ احمد نگر، چنیوٹ، سرگودہا، لائلپور وغیرہ مقامات کے کثیر التعداد احباب بھی جوق در جوق مسجد میں آجمع ہوئے حتیٰ کہ مسجد ہی نہیں بلکہ اس کے باہر کا میدان بھی نمازیوں سے پُر ہو گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض احباب ربوہ میں نماز عید ادا کرنے کی غرض سے لاہور۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ کھاریاں اور راولپنڈی وغیرہ مقامات سے ایک ایک دو دو روز پہلے ہی ربوہ پہنچ گئے تھے۔

ٹھیک ۹ بجے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز پڑھائی۔ بعد ازاں آپ نے عید کی حقیقت پر خطبہ پڑھتے ہوئے پہلے ان الہامی الفاظ میں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عید کی مبارک باد دی تھی سب احباب کو عید کی مبارک باد دی وہ الہامی الفاظ یہ ہیں:-

"ساقیا آمدن عید مبارک بادت"

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ عید کا لفظ عربی ہے اور عربی زبان میں اس کے معنی خوشی کے بھی ہیں اور ہم و حزن کے بھی ان معنوں کی رو سے آج خوشی اور مبارک ہے ان کے لئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کی خصوصی عبادات بجا لا کر تقویٰ اور طہارت کا خوبصورت لباس زیب تن کیا اور آج کا دن حزن و ملال کا موجب ہے ان کے لئے جنہوں نے رمضان کے روزوں سے متعلق اپنے خالق و مالک کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی بجائے عملاً سرتابی کی اور ابا و استکبار سے کام لیا وہ آج کے دن لاکھ خوشی منائیں اچھے اچھے کپڑے پہنیں اور عمدہ عمدہ غذائیں کھائیں انہیں وہ روحانی مسرت وہ روحانی لذت و سرور جو خدائی احکام کی تعمیل کے نتیجہ میں انسان کو ملتا ہے کبھی میسر نہیں آسکتا۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا لیکن ایسے لوگوں کے لئے بھی جنہوں نے رمضان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور جنہیں حقیقی عید آج کے دن میسر نہیں آسکی اسلام نے ایک حقیقی عید اور خوشی کا دن رکھا ہے وہ اگر چاہیں تو اس کو پا کر اب بھی حقیقی خوشی اور دائمی مسرت سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور وہ ہے توبہ نصوح کا دن۔ حقیقی توبہ کا دن جس کے بعد انسان کے لئے گناہوں کا ارتکاب ممکن ہی نہ رہے یقیناً عید سے بھی بڑھ کر خوشی کا دن ہے ایسے توبہ کرنے والے ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزاروں اور لاکھوں گزرے ہیں اور اس زمانہ میں بھی اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں اس موقع پر مثال کے طور پر آپ نے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "تذکرۃ المہدی" میں سے حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا نہایت ہی ایمان افروز واقعہ سنایا جو سامعین کے لئے بہت مسحور کن ثابت ہوا۔

آخر میں آپ نے احباب کو یاد دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا دنیا میں تمام قوموں اور تمام ملکوں میں اسلام کی صحیح نمائندگی ہو اور روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو دین واحد پر جمع کیا جائے۔ اسلام کو تمام قوموں اور تمام انسانوں تک پہنچانا اور انہیں اسلام میں داخل کرنا ہماری ذمہ داری ہے اگر ہم اس فریضہ کو جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کیا ہے کما حقہ ادا کریں تو لازماً ساری دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور وہ دن ہمارے لئے یقیناً عید اور مسرت کے دن ہوں گے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس عید اور اس مسرت کو حاصل کرنے کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ صرف کر دیں۔

اس ایمان افروز خطبہ کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے (محترم مولانا شمس صاحب کے خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

صحت و عافیت سے رمضان المبارک کے گزرنے پر شکریہ

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

ماہ فروری ۱۸۹۸ء کی کسی تاریخ کو یعنی سناسٹھ سال قبل رمضان المبارک کے گزرنے پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

"دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں مگر رشک کا مقام دعا ہے میں نے اپنے احباب، حاضرین اور غیر حاضرین کے لئے جن کے نام یاد آئے یا شکل یاد آئی آج بہت دعا کی اور اتنی دعا کی کہ اگر خشک لکڑی پر کی جاتی تو سرسبز ہو جاتی۔ ہمارے احباب کے لئے یہ بڑی نشانی ہے رمضان کا مہینہ الحمد للہ گزر گیا۔ عافیت اور تندرستی سے یہ دن حاصل ہوئے پھر اگلا سال خدا جانے کس کو آئے گا کس کو معلوم ہے کہ اگلے سال کون ہو گا؟" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۳۹)

پس صحت و عافیت سے رمضان المبارک کے ایام میں روزہ رکھنے کی توفیق پانا بھی خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے اور اس کا بھی شکر واجب ہے زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے مومن کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ جتنا وقت اللہ تعالیٰ دے دے یہ اس کا فضل ہے۔ دعاؤں کی توفیق اس کا غیر معمولی اور قابل رشک فضل ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کے لئے دعا فرماتے تھے وہ بھی ظاہر ہے اللھم صلی وسلم علی محمد وآل محمد وعلی عبدک المسیح الموعود۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴